اکابر کا ذوق تلاوت

مفتی محمد ساجد میمن

قرآن مجید بڑی بابرکت اور جامع ترین الہامی کتاب ہے، جو رمضان المبارک کے مہینے میں نازل ہوئی، یہ اللہ رب العزت کا ازلی کلام ہے اور اس کی ذات وصفات کا مظہر ہے، انسانوں کی ہدایت کا مستند واحد سرچشمہ ہے، تمام اوراد میں اعلیٰ وظیفہ ہے، قرآن مجید کا دیکھنا، سننا، پڑھنا، پڑھانا، اس کے احکام پر خود عمل کرنا اور دوسروں تک پہنچانا عبادت بھی ہے اور ذریعہ نجات بھی، اس کی تلاوت، دلوں کے زنگ اتار کر شیشے کی طرح صاف شفاف بنادیتی ہے، ظاہری وباطنی امراض کے لئے شفا اور تمام فتنوں سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔

تمام اہل اللہ کا تجربہ ہے کہ دل کی صفائی، ایمانی کیفیات میں اضافہ اور انسان میں استقامت کی صفات پیدا کرنے میں سب سے زیادہ پر اثر اور قوی التاثیر عمل ''قرآن کریم کی تلاوت'' ہے۔ اس لئے اہل اللہ کی زندگی میں غور کیا جائے تو دیگر اوراد و وظائف کے مقابلے میں تلاوتِ قرآن کریم کی کثرت نظر آتی ہے اور چونکہ یہ کتاب رمضان المبارک میں نازل ہوئی اس لیے اس کتاب کو رمضان المبارک سے خاص مناسبت ہے، فطری طور پر رمضان المبارک آتے ہی تلاوت کا یہ شوق عام ایام کے مقابلے میں کئی درجے بڑھ جاتا ہے، ذیل میں تلاوت قرآن کریم کے مطلق فضائل اور ماہ رمضان میں اکابر کے کثرتِ تلاوت کا ذکر پیش ہے۔

(۱) قرآن کا ماہر فرشتوں کے ساتھ:...... حضرت عائشہؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ قرآن کا ماہران ملائکہ کے ساتھ ہے جو میر منشی ہیں اور نیک کار ہیں اور جو شخص قرآن شریف اٹکتا ہوا پڑھتا ہے اور اس میں دقت اٹھاتا ہے، اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔ (بخاری ومسلم)

(۲) صاحب قرآن کا مقام:...... حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (روزِ قیامت) صاحب قرآن سے کہا جائے گا قرآن مجید پڑھتا جا اور جنت کے درجوں میں چڑھتا جا

اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسے دنیا میں ٹھہر ٹھہر کے پڑھتا تھا، بس تیرا مرتبہ وہی ہے جہاں آخری آیت پر پہنچے۔ (ترمذی و ابوداود)

(۳) تلاوت کی کثرت، دلوں کی صفائی:...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے جیسا کہ لوہے کو پانی لگنے سے زنگ لگ جاتا ہے۔ صحابہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! اس کی صفائی کا کیا طریقہ ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت کو کثرت سے یاد کرنا اور قرآن کریم کی تلاوت کرنا۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

(۴) تلاوت قرآن کا اجر:...... امام غزالیؒ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جس شخص نے نماز میں کھڑے ہو کر کلام پاک پڑھا، اس کو ہر حرف پر (۱۰۰) سو نیکیاں ملیں گی اور جس شخص نے نماز میں بیٹھ کر پڑھا، اس کے لئے ہر حرف پر پچاس نیکیاں، جس نے بغیر نماز کے وضو کے ساتھ پڑھا، اس کے لئے ۲۵ پچیس نیکیاں اور جس نے بلا وضو پڑھا، اس کے لئے دس نیکیاں اور جو پڑھے نہیں بلکہ صرف کان لگا کر قرآن کی تلاوت سنے، اس کے لئے ہر حرف کے بدلے ایک نیکی لکھی جائے گی، ایک اور حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آیتیں جن کو تم میں سے کوئی نماز میں پڑھ لے، وہ تین حاملہ بڑی اور موٹی اونٹنیوں سے افضل ہیں۔ (فضائل قرآن)

(۵) صبح کے وقت تلاوت کا اجر:...... عمرو بن میمونؒ نے شرح احیاء میں نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح کی نماز کے بعد قرآن مجید کھولے اور بقدر (۱۰۰) سو آیات (دیکھ کر) پڑھے تو اس کے لئے تمام دنیا کے بقدر ثواب لکھا جاتا ہے۔ (فضائل قرآن)

(۶) رات کو تلاوت کا اجر وثواب:...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص دس آیتوں کی تلاوت کسی رات میں کرے، وہ اس رات غافلین سے شمار نہیں ہوگا اور جو شخص سو آیات کی تلاوت کسی رات میں کرے، وہ اس رات قانتین (عاجزی کرنے والوں) میں سے لکھا جائے گا۔ ایک حدیث میں ہے جو دو سو آیات رات کو پڑھے، اس کو رات بھر کی عبادت کا ثواب ملے گا اور جو شخص پانچ سو (۵۰۰) سے ہزار آیات تک پڑھ لے، اس کے لئے ایک قنطار ہے۔

فائدہ:...... ایک قنطار میں ایک لاکھ بہتر ہزار آٹھ سو قیراط ہوتے ہیں جبکہ ایک قیراط کی مقدار ایک احد پہاڑ کے برابر ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ پانچ سو سے ہزار آیات کے تلاوت کرنے والے کو ایک لاکھ بہتر ہزار آٹھ سو احد پہاڑ کے برابر (صدقہ کرنے کا) ثواب ملتا ہے۔ (فضائل قرآن)

(۷) اللہ کے راستے میں تلاوت کا اجر وثواب:...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، جس نے قرآن مجید کی

تلاوت اللہ کے راستے میں کی ،اس کو (قیامت کے دن) صدیقین ،شہداء اور صالحین کی معیت حاصل ہوگی ۔(احمد)

مسند احمد میں یہ بھی ہے کہ جس نے اللہ کے راستے میں ایک ہزار آیات کلام اللہ کی تلاوت کی ،وہ ان شاء اللہ قیامت کے دن انبیاء ،صدیقین ،شہداء اور صالحین کے ساتھ لکھا جائے گا۔(تفسیر ابن کثیر)

(۸) طالب قرآن کے لئے اعزاز واکرام:...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! اگر تم خوش نصیبوں کی سی زندگی ،شہیدوں کی سی موت ،حشر کے دن نجات ،خوف کے دن امن ،اندھیروں کے اندر نور ،گرمی کے دن سایہ ،پیاس کے دن سیرابی ،ترازو کے وزنی ہونے کے دن وزن کا ثقل اور (کافروں کی) گمراہی کے دن ہدایت ،یہ سب نعمتیں حاصل کرنا چاہتے ہو تو قرآن کی طالب علمی اختیار کرو ،کیونکہ قرآن شیطان سے حفاظت اور ترازو میں جھکاؤ کا ذریعہ ہے۔(تحفہ حفاظ)

(۹) سب سے بہترین عمل:...... امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حق تعالیٰ شانہ کی خواب میں زیارت کی تو پوچھا کہ سب سے بہتر چیز جس سے آپ کے دربار میں تقرب ہو کیا چیز ہے؟ ارشاد ہوا کہ احمد میرا کلام ہے ۔میں نے عرض کیا کہ سمجھ کر یا بلا سمجھے ۔ارشاد ہوا کہ سمجھ کر پڑھے یا بلا سمجھے ،دونوں طرح موجب تقرب ہے۔(فضائل قرآن)

سلف صالحین کا ذوق تلاوت:

(۱)...... بعض حضرات ایک ختم روزانہ کرتے تھے ،جیسا کہ امام شافعیؒ رمضان کے علاوہ عام دنوں میں ایک ختم روزانہ فرماتے تھے۔

(۲)...... صالح بن کیسان جب حج کو گئے تو راستے میں اکثر ایک رات میں دو ختم قرآن فرماتے تھے۔

(۳)...... حضرت ثابت بنانیؒ اور ابو حمزہ دن رات میں ایک قرآن ختم فرمایا کرتے تھے۔

(۴)...... ابو شیخ سنائیؒ نے ایک رات میں دو قرآن ختم کئے اور تیسرے سے دس پارے پڑھے اور فرمایا ،میں اگر چاہتا تو یہ بھی پورا کر سکتا تھا۔

(۵)...... حضرت منصور بن زاذان نماز چاشت میں ایک قرآن ،دوسرا ظہر سے عصر تک پورا فرماتے تھے اور تمام رات نفل میں گزارتے تھے۔

(۶)...... جہاں امام اعظم رحمہ اللہ کا انتقال ہوا ،فرمایا کہ میں نے اس جگہ سات ہزار قرآن ختم کئے ہیں۔(انوار الباری) نیز انہوں نے خانہ کعبہ کے اندر دو رکعت میں پورا قرآن ختم فرمایا۔(قرآنی سورتوں کے فضائل)

(۷)...... سلیم بن عترؒ جو کہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں ،ان کا ہر رات تین قرآن ختم کرنے کا معمول تھا ،ان کے علاوہ صالح بن کیسانؒ اور سعید بن جبیر کا بھی یہی معمول تھا۔

(۸)...... حضرت ابن الکاتب رحمہ اللہ کا معمول تھا کہ آٹھ قرآن روزانہ ختم فرماتے۔

(۹)......امام اعظم رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ رمضان المبارک میں اکسٹھ (61) قرآن ختم فرماتے، ایک ختم رات کو، ایک دن کو، ایک پوری تراویح میں ختم فرماتے۔ (المستطرف، الفتاویٰ الحدیثیہ)

(۱۰)......حضرت امام مالکؒ اور حضرت سفیان ثوریؒ کے بارے میں لکھا ہے، یہ دونوں حضرات رمضان میں اپنی دیگر دینی مصروفیات کو ترک کر کے سارا وقت تلاوت کلام پاک میں گزارتے تھے۔ (المستطرف)

(۱۱)......**شیخ المشائخ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ:**......رمضان المبارک کی راتوں میں شب بیداری کا اہتمام فرماتے تھے، مغرب کے بعد دو حافظ اوابین میں سناتے، عشاء کے بعد تراویح میں نصف شب تک تین حافظ سناتے، اس کے بعد نوافل تہجد میں دو حافظ قرآن پاک سناتے تھے۔ اسی طرح پوری رات گزر جاتی۔

(۱۲)......**حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ:**......آپ نے رمضان المبارک ۱۲۷۷ھ میں سفر حجاز کے دوران روزانہ ایک ایک پارہ یاد کر کے حفظ قرآن مکمل فرمایا، پھر بکثرت قرآن پاک کا ورد رکھتے تھے اور تراویح میں بڑی مقدار میں قرآن پاک پڑھا کرتے تھے۔

(۱۳)......**حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ:**......آپ رمضان المبارک شروع ہوتے ہی اپنی تمام مصروفیات (مجالس و مکاتبت وغیرہ) ختم کر کے پورے طور پر خلوت نشین ہو کر مصروفِ عبادت و ریاضت ہو جاتے تھے۔ ۲۴ گھنٹے میں صرف ایک گھنٹہ آرام فرماتے، تلاوت قرآن کریم سے نہایت شغف تھا، جب خود تراویح میں قرآن کریم سناتے تو دو ڈھائی بجے فراغت ہوتی تھی اور اخیر عمر میں جب خود سنانا موقوف ہو گیا تو تراویح میں پورے مہینے میں تین چار ختم سن لیا کرتے تھے۔

(۱۴)......**حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ:**......کسی نے رمضان المبارک کے معمولات کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: میرے معمولات رمضان وغیر رمضان میں ایسے منضبط ہوتے ہیں کہ رمضان میں کسی اور چیز کا اضافہ ممکن نہیں اور اضافہ تو وہ شخص کرے جس کا پہلے کوئی لمحہ خالی ہو۔

(۱۵)......**حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی رحمہ اللہ:**......آپ رمضان المبارک میں عبادت و ریاضت اور تلاوت میں بہت اضافہ فرما دیتے، مغرب کے بعد اوابین اتنی طویل ادا فرماتے کہ اکثر عشاء کی اذان ہو جاتی، تراویح خود ہی پڑھاتے۔ اس کے بعد کچھ آرام فرما کر تہجد کے لئے اٹھ جاتے اور سحری ختم ہونے تک نوافل میں مشغول رہتے، فجر کے بعد اشراق تک اوراد و وظائف میں مشغول رہتے، رمضان بھر عصر کے بعد سے مغرب تک ذکر جہری کا معمول رہتا، غیر رمضان میں اخیر شب میں ذکر فرماتے تھے۔ (تحفۂ رمضان)

یہ تو اسلاف میں سے چند شخصیات کا حال ہے، اکابر میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ کو تو تلاوت سے اس قدر شغف تھا کہ رمضان کے علاوہ بھی ایک ایک دن میں دسیوں پارے پڑھنے کا

معمول تھااور اگر کہیں سفر ہو جاتا تو اکثر وقت تلاوت ہی میں گزرتا، روزنامچہ میں لکھا ہے کہ راجستھان کے ایک سفر میں جاتے ہوئے ۴۵ پارے پڑھے اور ایک تبلیغی اجتماع میں (جو صرف ایک رات اور ۲ دن کا تھا) ۳ قرآن کریم ختم کیئے۔(ذکر زکریا)

محدث کبیر حضرت علامہ مولانا محمد یوسف بنوریؒ فرماتے ہیں کہ ایک قاری صاحب جو میرے دوست تھے، تشریف لائے، رمضان شریف کے آخری ایام تھے، وہ بڑا نفیس قرآن پڑھتے تھے، میں نے کہا، بجائے وقت گزارنے کے چلو نفل پڑھتے ہیں، چنانچہ ان قاری صاحب نے نفل کی نیت باندھ لی اور میں نے اقتداء کی، بس تو پھر کیا پوچھنا، وہ تو پڑھتے چلے گئے اور سحری سے پہلے پورے قرآن کریم کو دو رکعتوں میں ختم کر دیا۔

قاری رحیم بخش صاحب رحمہ اللہ کا عشق قرآن:...... 1953ء کی تحریک ختم نبوت کے دوران ملتان میں جامع مسجد سراجاں (حسین آگاہی) کو مرکزی حیثیت حاصل تھی، حضرت قاری صاحب پر ختم نبوت کا ایسا غلبہ عشق تھا کہ تدریس کے ساتھ اس تحریک میں بھی آپ پیش پیش تھے، حتیٰ کہ جب حکومت کی طرف سے گرفتاریاں شروع ہوئیں تو قاری صاحب بھی گرفتار ہو کر لاہور جیل میں پہنچ گئے، اسی دوران رمضان المبارک شروع ہوا تو قاری صاحب نے تراویح میں قرآن مجید سنانا شروع کیا، ابھی دس پارے ہی ختم ہوئے تھے کہ حکام کی طرف سے اطلاع آئی کہ اگلے دن کچھ قیدی رہا کر دیئے جائیں گے۔ اسی رات قاری صاحب نے تراویح کی پہلی رکعت میں گیارہویں پارے کی تلاوت شروع فرمائی اور ستائیسویں پارے کے اختتام پر رکوع فرمایا اور اسی طرح پہلی دو رکعتوں میں سترہ پارے ختم فرما دیئے اور بقیہ اٹھارہ تراویح میں تین پارے سنا کر قرآن مجید کی تکمیل فرمائی اور فرمایا کہ بعض احباب نے رہا ہو جانا تھا، اس لئے مجھے اندیشہ ہوا کہ ان کو قرآن کریم تراویح میں مکمل سننے کے لئے شاید ترتیب نہ ملے اور تراویح میں پورا قرآن سننا اور سنانا سنت ہے، اس لئے میں نے سوچا کہ آج ہی قرآن کریم مکمل کر کے یہ سنت ادا کر دی جائے اور رہا ہونے والوں کا بھی اس سنت پر عمل ہو جائے، ان ایامِ اسیری میں حضرت خواجہ خان محمد صاحب رحمہ تعالیٰ (کندیاں) بھی حضرت قاری صاحبؒ کے ساتھ تھے اور آپ کو بھی حضرت قاری صاحب سے شرف تلمذ حاصل ہوا۔

رمضان میں آپ کی کثرت تلاوت کی یہ کیفیت ہوتی، فرماتے کہ مسواک سنت سمجھ کر کرتا ہوں ورنہ دل چاہتا ہے کہ یہ وقت بھی تلاوت ہی میں گزر جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اکابر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تلاوت کی توفیق سے نوازیں۔ آمین

☆......☆......☆